سوال

(210)گاہک کا پتہ نہ ہوناکہ وہ نقد سودالے گا یا ادھار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گاہک آیا اس نے ہم سے ریٹ پوچھا طے کرکے ہم سے سودالیا ہمیں سودے بازی کرتے وقت یہ پتہ نہیں ہوتا کہ گاہک ادھار سودالے گا یا نقد؟ وہ کبھی نقد رقم دے جاتا ہے۔ اور کبھی ادھار پر مال لے جاتا ہے کیا اس طرح کوئی سودا کرنے میں کوئی قباحت ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سودے بازی میں شرعاًکوئی قباحت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقد قیمت ادا کرکے چیزیں بھی خریدی ہیں۔ اورادھار پر بھی اشیائے صرف لی ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اونٹ خریدااوراس کی قیمت نقدادا کردی۔ (صحیح بخاری: البیوع 2718)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار رقم کی ادائیگی پر کچھ جو خریدے اور بطور اعتماد اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی۔ (صحیح البخاری: الاستقراض 2386)اس لئے نقداورادھارخریدوفروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:239